محمد عارف) کے انٹرویو کتاب میں شامل کیے ہیں۔ ان جج صاحبان کی گفتگوؤں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُنھوں نے جنرل مشرف کی دھونس اور لاقانونی اقدامات کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے مالی طور پر بھی خاصا نقصان اُٹھایا مگر اُن کی استقامت کے نتیجے میں عدلیہ کا وقار بحال اور بلند ہوا۔ سرفراز سیّد نے عدلیہ کے موضوع پر براہِ راست کچھ کالم بھی لکھے ہیں۔ انھوں نے جسٹس کارنیلیس اور جسٹس کانسٹنٹ ٹائن کو بجا طور پر خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

'باتیں اسفندیار ولی کی' کتاب کے مجموعی مزاج سے لگا نہیں کھاتا۔ 'بہادر آدمی' جو دھماکوں سے خوف زدہ ہوکر، اپنے صوبے سے بھاگ کر پریذیڈنٹ ہاؤس اسلام آباد میں آ چھپا، اس کے منہ سے 'حق گوئی؟' سبحان اللہ۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ ۱۹۴۷ء کے تاریخی ریفرنڈم میں اس کے دادا باچا خان نے بھارت میں شامل ہونے کے حق میں ووٹ دیا اور پاکستان میں دفن ہونا بھی پسند نہیں کیا۔ اسفندیار کی باتیں کذب و نفاق کا آمیزہ ہیں۔

سرفراز سیّد کے کالموں کی اہم خوبی ان کا اختصار ہے۔ اسلوب سادہ اور انداز دوٹوک ہے۔ سیاست، قانون اور تاریخِ پاکستان کے بارے میں یہ کتاب معلومات کا ایک خزینہ ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

تجدید عہد، مرتب: عبدالحفیظ احمد۔ ناشر: اسلامک پبلی کیشنز، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۵۴۱۷۰۷۱۔ صفحات: ۱۶۸۔ قیمت: ۸۰ روپے۔

اللہ کی بندگی اور تزکیہ و تربیت انبیاؑ کی دعوت کا حصّہ اور بنیادی فریضہ رہا ہے۔ اسلامی تحریک جو دعوت الی اللہ اور اسلامی نظامِ حکومت کے قیام کی علَم بردار ہوتی ہے، اس کے لیے بھی ناگزیر ہے کہ وہ لوگوں میں دین کا شعور عام کرے اور عمل کی ترغیب دے۔ اسی کے نتیجے میں اسلامی انقلاب دیرپا اور مستحکم بنیادوں پر برپا ہوسکتا ہے۔ امیر جماعت اسلامی محترم سراج الحق نے اجتماع عام (۲۱-۲۳ نومبر ۲۰۱۴ء) کے اختتام پر تحریک تکمیل پاکستان کا آغاز کرتے ہوئے شرکا سے دین کے بنیادی شعائر (نماز کی ادایگی، تلاوتِ قرآن، جھوٹ اور غیبت سے اجتناب، توبہ و استغفار، والدین کی خدمت اور رزقِ حلال، دعوتی حوالے سے ایک کارکن کا ۱۰۰ افراد کو حامی اور ووٹر بنانا) پر عمل کے لیے عہد لیا۔ مرتب کتاب نے اس عہد کی اہمیّت کے پیشِ نظر انھی موضوعات پر